5459 ـ كيا كسى مذهب كو حديث پر مقدم كيا جا سكتا ہے

سوال

ميرا سوال احاديث اور سنت نبويہ صلى اللہ عليہ وسلم اور مذاہب كے متعلق ہے ، ميرے ملک كے لوگ شافعى مسلک سے تعلق ركھتے ہيں ، تو بعض اوقات مذہب كو حديث اور سنت پر مقدم كر ليا جاتا ہے تو اس حالت ميں كيا ميں سنت پر چلوں يا كہ شافعى مذہب اختيار كروں ؟
مثلا شافعى مذہب ميں اگر مرد عورت كو عمدا يا غلطى سے چھو لے تو اس كا وضوء ٹوٹ جاتا ہے چاہے وہ عورت محرم ہى كيوں نہ ہو ، اور ميں نے حديث ميں يہ پايا ہے كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم نماز فجركے دوران عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كى ٹانگ ہلايا كرتے تھے .
ہمارے ہاں مسلمانوں كو يہ بتايا جاتا ہےكہ اثنائے حج وضوء كى نيت مذہب شافعى سے حنبلى مذہب كى طرف تحويل ہوجاتى ہے ، تو وہاں وہ اس طرح وضوء كرتے ہيں جس طرح كہ حنبلى ، اور اس كا سبب وہى ہے جواوپر والى مثال ميں بيان ہوا ہے ، توكيا يہ صحيح ہے كہ اثنائے حج كسى ايک مذہب سے دوسرے مذہب كى طرف ہوا جائے ؟
اور يہ كہ شافعى مذہب ميں نماز فجرميں دعاء قنوت سنت مؤكدہ ہے تو كيانبى صلى اللہ عليہ وسلم سے يہ ثابت ہے ، اور جو قنوت نہيں كرتا اس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ انسان پر واجب يہ ہے كہ وہ اس كى اتباع كرے جس پر قرآن وسنت سے كوئى دليل دلالت كرتى ہو چاہے وہ مذہب اور كسى مسلک كے مخالف ہى كيوں نہ ہو ، ليكن كتاب وسنت كى فہم وہى ہو جوكہ اسلاف كى ہے نہ كہ ہمارى اور سلف سے مراد صحابہ كرام رضى اللہ تعالى عنہم اور تابعين عظام رحمہ اللہ تعالى ہيں .

اور جو مثال آپ نے ذكر كى ہے اس ميں صحيح قول يہ ہے كہ : عورت كو چھونے سے مطلق طورپر وضوء نہيں ٹوٹتا چاہے وہ شہوت كے ساتھ يا شہوت كے بغير ہو .

اس كى دليل وہ حديث ہے جس ميں يہ ہے كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى كسى زوجہ كو چھوا اور بغير وضوء كئے نماز كےلئے چلے گئے .

ليكن اگر شہوت كے سبب سے كوئى چيز نكل آئى تو وہ اس كى بنا پر وضوء كرے گا ليكن چھونے كى وجہ سے نہيں .

اوراللہ تعالی کا یہ فرمان : یاتم عورتوں کو چھوؤ تو صحیح قول کے مطابق اس سے مراد جماع ہے ۔

2 – اس بات کی کوئ ضرورت نہیں کہ حج کا فریضہ ادا کرنے میں ایک مذھب سے دوسرے مذھب کی طرف جایا جائے ، بلکہ آپ اس طرح حج کریں جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا (اپنے مناسک کا طریقہ مجھ سے لے لو) ۔

3 ۔ صرف مصائب کے وقت نماز فجر میں قنوت کرنا صحیح ہے ، یعنی جب مسلمانوں پر کوئ مصیبت نازل ہو تو یہ سنت اور مستحب ہے کہ نماز میں قنوت کی جائے تاکہ مسلمانوں سے یہ مصیبت ختم ہو ، لیکن دلائل سے ثابت اورصحیح یہ ہے کہ عام حالا ت میں یہ ثابت نہیں ۔

تو جو نماز فجرمیں قنوت نہیں کرتا اس کی نماز صحیح ہے حتی کہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالی کے ہاں بھی اس کی نماز صحیح ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .